

امام محمد باقر علیہ السلام پہلی اسلامی یونیورسٹی کے بانی

<?xml encoding="UTF-8?">

امام اول اور خلیفہ چہارم حضرت علی ابن ابیطالب علیہم السلام کی تیسری پشت اور ہدایت کے پانچویں امام، حجت خدا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی ولادت پہلی رجب 57 قمری میں مدینہ منورہ میں ہوئی، اور 94 ہجری قمری میں امام علی ابن الحسین زین العابدین علیہم السلام کی شہادت کے بعد امامت تفویض ہوئی اور 114 ہجری قمری کو 18 سال کی عمر میں درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔

آپؑ کی والدہ

دوسرے امام حضرت حسن بن علی علیہ السلام کی بیٹی تھیں اور والد علی بن حسین بن علی علیہم السلام تھے، اس اعتبار سے آپؑ پہلے شخص ہیں جو ماں اور باپ کی طرف سے علویؑ فاطمیؑ ہیں۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا دور امویوں اور عباسیوں کے سیاسی اختلافات اور اسلام کا مختلف فرقوں میں تقسیم ہونے کے زمانے سے مصادف تھا جس دور میں مادی اور یونانی فلسفہ اسلامی ملکوں میں داخل ہوا جس سے ایک علمی تحریک وجود میں آئی۔ جس تحریک کی بنیاد مستحکم اصولوں پر استوار تھی۔ اس تحریک کے لئے ضروری تھا کہ دینی حقائق کو ظاہر کرے اور خرافات اور نقلی احادیث کو نکال باہر کرے۔ ساتھ ہی زندگیوں اور مادیوں کا منطق اور استدلال کے ساتھ مقابلہ کرے انکے کمزور خیالات کی اصلاح کرنا۔ نامور دھری اور مادہ پرست علماء کے ساتھ علمی مناظرہ و مذاکرہ کرنا تھا یہ کام امام وقت حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے بغیر کسی اور سے ممکن نہ تھا۔ آپ علیہ السلام نے حقیقی عقاید اسلامی کی تشہیر کی راہ میں علم کے دریچوں اور درازوں کو کھول دیا اور اس علمی تحریک کو پہلی اسلامی یونیورسٹی کے قیام کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ آپ کے بارے میں امام حنبل اور امام شافعی جیسے اسلام شناس کہتے ہیں:

ابن عباد حنبلی کہتے ہیں: ابو جعفر بن محمد مدینہ کے فقہا میں سے ہیں۔ آپؑ کو باقر کہا جاتا ہے اس لئے کہ آپؑ نے علم کو شکافتہ کیا اور اس کی حقیقت اور جوہر کو پہچانا ہے۔ (الامام الصادق و المذاہب الاربعہ - ج 1 - ص 149)۔

محمد بن طلحہ شافعی کہتے ہیں: محمد بن علیؑ، دانش کو شکافتہ کرنے والے اور تمام علوم کے جامع ہیں آپ کی حکمت آشکار اور علم آپ کے ذریعہ سر بلند ہے۔ آپؑ کے سرچشمہ و جود سے دانش عطا کرنے والا دریا پر ہے۔ آپ کی حکمت کے لعل و گہر زیبا و دلپذیر ہیں۔ آپؑ کا دل صاف اور عمل پاکیزہ ہے۔ آپ مطمئن روح اور نیک اخلاق کے مالک ہیں۔ اپنے اوقات کو عبادت خداوند میں بسر کرتے ہیں۔ پرہیز گاری و ورع میں ثابت قدم ہیں۔ بارگاہ پرور دگار پروردگار میں مقرب اور برگزیدہ ہونے کی علامت آپؑ کی پیشانی سے آشکار ہے۔ آپؑ کے حضور میں مناقب و فضائل ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ نیک خصلتوں اور شرافت نے آپ سے عزت پائی ہے۔ (الامام الصادق و المذاہب الاربعہ - ج 1 - ص 149)۔

پانچویں امامؑ نے پانچ خلیفوں (اسلامی بادشاہوں) کا دور دیکھا:

1. ولید بن عبد الملک 86-96ھ۔

2. سلیمان بن عبد الملک 96-99ھ۔

3. عمر بن عبد العزیز 99-101ھ۔

4. یزید بن عبد الملک 101-105ھ۔

5. ہشام بن عبد الملک 105-125ھ۔

مذکورہ اسلامی ممالک کے حاکموں (خلیفوں) میں عمر بن عبد العزیز جو کہ نسبتاً انصاف پسند اور خاندان رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نیکی کے ساتھ رفتار کرنے والا منفرد اسلامی بادشاہ (خلیفہ) تھا جس نے معاویہ علیہ ہاویہ کی سنت یعنی ”معصوم دوم، امام اول اور خلیفہ چہارم حضرت علی ابن ابیطالبؑ کے نام 69 سال تک خطبہ میں لعنت کہنے کی شرمسار بدعت اور گناہ کبیرہ کو ممنوع کیا۔

پانچویں امام اور پہلی اسلامی دانشگاہ کے بانی حضرت محمد باقر علیہ السلام سے اصحاب پیغمبر اسلام میں سے جابر بن عبد اللہ انصاری اور تابعین میں سے جابر بن جعفری، کیسان سجستانی، اور فقہا میں سے ابن مبارک، زہری، اوزاعی، ابو حنیفہ، مالک، شافعی اور زیاد بن منزر نہدی آپؑ سے علمی استفادہ کرتے رہے۔ معروف اسلامی مورخوں جیسے طبری، بلاذری، سلامی، خطیب بغدادی، ابو نعیم اصفہانی و مولفات و کتب جیسے موطا مالک، سنن ابی داؤد، مسند ابی حنیفہ، مسند مروزی، تفسیر نقاش، تفسیر زمخشری جیسے سینکڑوں کتابوں میں پانچویں امامؑ کی دریای علم کی ڈربی بہا باتیں جگہ جگہ نقل کی گئی ہیں اور جملہ قال محمد بن علی یا قال محمد الباقر دیکھنے کو ملتا ہے۔ (ابن شہر آشوب ج 4 ص 195)۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی قائم کردہ اسلامی مرکز علم (یونیورسٹی) میں سے مایہ ناز علمی شخصیتیں فقہ، تفسیر اور دیگر علوم میں تربیت حاصل کر گئے جیسے محمد بن مسلم، ذرارہ بن اعین، ابو بصیر، بُرید بن معاویہ عجل، جابر بن یزید، حمران بن اعین اور ہشام بن سالم قابل ذکر ہیں۔ پانچویں امامؑ نے دوسرے ائمہ کے مانند اپنی زندگی کو نہ صرف عبادت اور علمی مصروفیت میں بسر کی بلکہ زندگی کے دوسرے کاموں میں بھی سرگرم تھے، جبکہ کچھ سادہ لوح مسلمان جیسے محمد بن مُنکدر ایسے اعمال کو امامؑ کی دنیا پرستی تصور کرتے تھے، موصوف کہتا ہے ”امام کا کھیت میں زیاد کام کرتے دیکھنے کی وجہ سے میں نے اپنے آپ سے کہا کرتا تھا کہ حضرتؑ دنیا کے پیچھے پڑے ہیں لہذا میں نے سوچا کہ ایک دن انہیں ایسا کرنے سے روکنے کی نصیحت کروں گا، چنانچہ میں نے ایک دن سخت گرمی میں دیکھا کہ محمد بن علی زیادہ کام کرنیکی وجہ سے تھک چکے تھے اور پسینہ جاری تھا میں آگے بڑھا اور سلام کیا اور کہنے لگا اے فرزند رسول آپ مال دنیا کی اتنی کیوں جستجو کرتے ہیں؟ اگر اس حال میں آپ پر موت آجائے تو کیا کرینگے، آپؑ نے فرمایا یہ بہترین وقت ہے کیونکہ میں کام کرتا ہوں تاکہ میں دوسروں کا محتاج نہ رہوں اور دوسروں کی کمائی سے نہ کھاؤں اگر مجھ پر اس حالت میں موت آئے تو میں بہت خوش ہونگا، چونکہ میں خدا کی اطاعت و عبادت کی حالت میں تھا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام دیگر ائمہ ہدی کے مانند تمام علوم و فنون کے استاد تھے۔ ایک دن خلیفہ ہشام بن عبد الملک نے امامؑ کو اپنی ایک فوجی محفل میں شرکت کی دعوت دی جب امامؑ وہاں پہنچے وہاں فوجی افسران سے محفل مبین تھی کچھ فوجی افسران تیرکمانوں کو ہاتھوں میں لئے ایک مخصوص نشانے پر اپنا اپنا نشانہ سادتے تھے، چھٹے امام حضرت جعفر صادق علیہ السلام اس واقعے کو نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”جب ہم دربار میں پہنچے تو ہشام نے احترام کیا اور کہا آپ نذدیک تشریف لائیں اور تیر اندازی کریں میرے

والد گرامی نے فرمایا میں بوڈھا ہو چکا ہوں لہذا مجھے رہنے دے، ہشام نے قسم کھائی میں آپ سے ہاتھ اٹھانے والا نہیں ہوں۔ میرے والد بزرگوارؒ نے مجبور ہو کر کمان پکڑی اور نشانہ لیا تیر عین نشانہ کے وسط میں جاکر لگا آپؐ نے پھر تیر لیا اور نشانہ پر جاکر تیر مارا جو پہلے تیر کو دو ٹکڑے کر دیئے اور اصل نشانہ پر جا لگا آپ تیر چلاتے رہے یہاں تک کہ 9 تیر ہو گئے ہشام کہنے لگا بس کریں اے ابو جعفر آپ تمام لوگوں سے تیر اندازی میں ماہر ہیں۔"

آخر میں امام محمد باقرؑ کی جابر بن جعفری کو کئے وصیت کا مختصر حصہ آپ قارئین محترم کے نذر کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہوئے امید کرتا ہوں امام کے اقوال ہمارے لئے مشعل راہ اور نمونہ عمل قرار دے۔

1. میں تمہیں پانچ چیزوں کے متعلق وصیت کرتا ہوں:

2. اگر تم پر ستم ہو تو تم ستم نہ کرنا۔

3. اگر تمہارے ساتھ خیانت ہو تم خائن نہ بنو۔

4. اگر تم کو جھٹلایا گیا تو تم غضبناک نہ ہو۔

5. اگر تمہاری تعریف ہوئی تو خوشحال نہ ہو اگر تمہاری مذمت ہوئی تو شکوہ مت کرو۔ تمہارے متعلق لوگ جو کہتے ہیں اس پر غور کرو۔ پس اگر واقعاً ویسے ہی ہو جیسا لوگ خیال کرتے ہیں۔ تو اس صورت میں اگر تم حق بات سے غضبناک ہوئے تو یاد رکھو خدا کی نظر سے گر گئے۔ اور خدا کی نظر سے گرنا لوگوں کہ نظر میں گرنے سے کہیں بڑی مصیبت ہے۔ لیکن اگر تم نے اپنے کولوگوں کے کہنے کے برخلاف پایا تو اس صورت میں تم نے بغیر کسی زحمت کے ثواب حاصل کیا۔

یقیناً جا نہو! تم میرے دوستوں میں صرف اسی صورت میں ہو سکتے ہو کہ اگر تمام شہر کے لوگ تم کو برا کہیں اور تم غمغین نہ ہو، اور سب کے سب کہیں تم نیک ہو تو شادمان نہ ہو، اور لوگوں کے برائی کرنے پر خوف زدہ مت ہو، اس لئے کہ وہ جو کچھ کہیں گے اس سے تم کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا ، اور اگر لوگ تمہاری تعریف کریں جبکہ تم قرآن کی مخالفت کر رہے ہو بھر کس چیز نے تم کو فریفتہ کر رکھا ہے؟ بندہ مومن ہمیشہ نفس سے جہاد میں مشغول رہتا ہے تا کہ خواہشات پر غالب ہو جائے اور اس امر کیلئے اہتمام کرتا ہے۔-----

حضرت امام محمد باقر ۲۱ھ میں خلیفہ ہشام بن عبد الملک کے حکم پر زہر دے کر شہید کردئے گئے۔ آپؑ 57 سال تک وحی الہی کی ترجمانی کرتے رہے۔ آپ کے بعد آٹھویں معصوم اور چھٹے امام حضرت جعفر صادقؑ آپکے جانشینی پر فائز ہوئے اور آپؑ کے قائم کردہ اسلامی مرکز علم کو وسعت عطا کرکے اسلام ناب محمدی کی توضیع و تفسیر بیان فرمائی اور دینی محفل میں قال الصادق قال الصادق کی گونج سنائی دی اور امام جعفر صادق کی بتائی ہوئی اسلام کی تشریح پر چلنے والوں کو جعفری کہا گیا۔

خداوند ہمیں ان علوم کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، (آمین)